سہل بن حنیفؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''**من تطهر فی بیته ثم اتیٰ مسجد قباء فصلی فیه کان له کاجر عمرة**''۔ ''جو شخص اپنے گھر سے پاکیزگی (وضو یا غسل) کر کے مسجد قبا آئے اور اس میں نماز پڑھے اسے ایک عمرہ کے برابر ثواب ملے گا''۔[ابن ماجه ۱/ ٤٥٣]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے خلیل ﷺ ہر ہفتہ کے دن پیدل مسجد قبا تشریف لاتے تھے۔''

[بخاری ۳/ ۸۳، مسلم ۹/ ۱۷۰]

روئے زمین کی بہترین جگہ مساجد ہیں:

عن ابی هریرة ؓ قال : ان رسول الله ﷺ قال'' **احب البلاد الی الله مساجدها و ابغض البلاد الی الله اسواقها**''۔ ''اللہ پاک کے نزدیک تمام علاقوں میں سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں، اور اللہ پاک کے نزدیک تمام علاقوں میں سب سے ناپسندیدہ ترین جگہیں بازار ہیں''۔[مسلم، کتاب المساجد ٥/ ۱۷۱]

مساجد کی یہ فضیلت اس لئے ہے کہ ان میں نماز، تلاوت قرآن مجید، ذکر الٰہی، وعظ و نصیحت اور درس و تدریس کا اہتمام ہوتا ہے۔ ان ہی مقاصد میں دلجمعی اور یکسوئی کو یقینی بنانے کی خاطر مساجد میں خرید و فروخت، اعلان گمشدہ، غیر ضروری باتیں کرنا اور شور مچانا حرام ہے۔

اس کے برعکس بازاروں میں گراں فروشی، ذخیرہ اندوزی، جھوٹ، ملاوٹ، شور، اختلاط اور کم از کم ذکر الٰہی سے غفلت کا رجحان عام پایا جاتا ہے۔ پس ایسے شخص سے زیادہ بدنصیب کون ہو سکتا ہے جو بدترین جگہیں (بازار) میں مصروف رہ کر بہترین مقام (مسجد) میں رب ذوالجلال کی بارگاہ میں بر وقت حاضر نہ ہو۔

[جاری ہے]

انمول موتی

- لباس کی سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ہے۔
- اگر زائد عبادت نہیں کر سکتے تو گناہ بھی نہ کرو۔
- انسان بذات خود عظیم نہیں ہوتا، اس کا کردار اسے عظیم بناتا ہے۔
- نئی چیز اچھی ہوتی ہے، مگر دوست پرانا ہی اچھا ہوتا ہے۔
- علم حاصل کرو، مجبوری سے نہیں بلکہ سعادت سمجھ کر۔
- کسی بھی خوشی پر غرور مت کرو، کیونکہ ہر خوشی کے بعد غمی بھی آتی ہے۔
- کھانے میں عیب نہ نکالو، پسند نہ آئے تو نہ کھاؤ۔
- تکبر علم کا اور غصہ عقل کا دشمن ہے۔
- تین انچ کی زبان چھ فٹ کے آدمی کو مار ڈالنے کی طاقت رکھتی ہے۔
- گائے اپنی پوجا سے نہیں، بلکہ چارہ پانی کی فراہمی سے خوش ہوتی ہے۔
- بری کتابیں ایسا زہر ہیں جو جسم کے بجائے روح کو مار ڈالتی ہیں۔

[سلیم هلالی ابو الحیدری]

ڈاکوؤں اور لٹیروں کی بھرمار

ابراھیم اشرف بلتستانی

عموماً ''ڈاکو'' کا خطرناک لفظ جب بولا جاتا ہے تو اس کے سننے سے ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ اس طرح کا نقشہ آجاتا ہے کہ ظالم بے رحم اور شقی القلب انسانوں کا ایک گروہ ننگے ہتھیار ہاتھ میں لئے مونچھیں چڑھائے چہرہ چھپائے، خونخوار نظروں کے ساتھ اچانک کسی دولت مند کے ہاں پہنچ جائے، ہتھیار فضا میں لہراتے ہوئے کلاشنکوف سینے پر جما کر کہتے ہیں '' نکال باہر کرو جو کچھ تمہارے پاس ہے ورنہ ابھی ابھی مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''۔

ڈاکوؤں کی یہ تصویر کچھ اس طرح ہمارے دل و دماغ پر چھا گئی ہے کہ ہم اپنے ان مہربانوں کو ڈاکو ہی نہیں سمجھتے جن سے رات دن ہم لٹتے رہتے ہیں:

- ☆ جو دفاتر میں بیٹھ کر غریب لوگوں کے جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔
- ☆ جو ہسپتالوں میں بیٹھ کر علاج کے بہانے غریبوں کے خون پسینے کی کمائی پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔
- ☆ جو تعلیمی اداروں میں بیٹھ کر نئی نسل کے روشن مستقبل پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔
- ☆ جو تجارت کے بہانے ضرورت کی چیزیں مہنگی کر کے غریبوں کی زندگی پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔
- ☆ جو سنتِ رسول ﷺ چہروں پر سجائے عوام کو فرقوں اور مسلکوں میں بانٹ کر ان کے دین و اخلاق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔
- ☆ جو یاری و دوستی کے فریب میں لا کر بے گناہوں کی عزت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔
- ☆ جو چوکوں، چوراہوں پر بیٹھ کر نیک سیرت عورتوں پر آوازے کستے اور دھشت طاری کرتے ہیں۔
- ☆ جو انتظامی عہدیدار بن کر رشوت، سفارش اور اقرباپروری کے ذریعے حقوق العباد پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

ڈاکوؤں کی مذکورہ فہرست پر جب غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس وقت پورے ملک پر ڈالوؤں، لٹیروں، چوروں اور ہوس پرستوں کا قبضہ ہے۔ ملک اور عوام محاصرہ میں ہیں۔ اور چاروں طرف سے یہ ڈاکو گھیراؤ کئے ہوئے ہیں۔ یہ ڈاکو رات دن قوم کو، دین کو، ملک کو، صحت کو، تعلیم کو، اور عزت کو اپنے دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ پھر آخر کیوں ہم ان کو آفیسر، ڈاکٹر، استاد، سیاستدان، چیئرمین، پیر، بزرگ اور مولانا کہتے ہیں؟

جس طرح وہ ڈاکو ہم سے بڑی بڑی رقمیں لوٹ لیتے ہیں اسی طرح یہ بھی ہم سے بڑی بڑی قیمتی چیزیں لوٹتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ رقم لوٹ کر جا چھپتے ہیں جنگلوں اور جھاڑیوں میں، دنیا کی نعمتوں سے دور، اور یہ ہم سے ہر چیز لوٹ کر دن رات ہمارے درمیان ہی رہتے ہیں۔ اس لئے یہ معززین شہر ہیں اور وہ ڈاکو۔

ایک گھر پر جب ڈاکہ پڑتا ہے تو خبر آتی ہے کہ ڈاکو اتنی رقم نکال کر لے گئے، زیورات، جہیز کا سامان لے گئے؛ تو ہمیں بڑا غصہ آتا ہے۔ ڈاکوؤں کے خلاف نفرت اور غصہ، اور گھر والے کے لئے نرم گوشہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن کیا کبھی ہم نے سوچا ہے کہ بھلا یہ اتنا سامان اس گھر میں جمع کیسے ہو گیا؟ یہ کاریں، یہ زیورات، یہ سونا وغیرہ کہاں سے آیا؟ اور اس عالیشان بنگلے کی تعمیر کیسے ہوئی؟ جگہ جگہ پر ان کے محلات کیسے تعمیر ہوئے؟ اس پر خرچ ہونے والا سرمایہ کہاں سے آیا؟

جب اس پہلو سے حالات کا جائزہ لیا جائے گا تو نئے نئے انکشافات ہونے لگیں گے۔ اور ڈاکوؤں کا ایک دوسرا ٹولہ ظاہر

ہوگا۔ پھر معلوم ہوجائے گا کہ ڈاکوؤں کے گھر ہی ڈاکو آئے تھے۔

یہ ڈاکو جنہیں ہم معزز ین شہر کہتے ہیں در حقیقت انہی نے ملک کو کنگال اور کھوکھلا کر دیا ہے۔ یہ ڈاکو بڑی ہشیاری سے غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی لوٹ رہے ہیں۔ وطن عزیز کو اصل میں انہی ڈاکوؤں سے زیادہ خطرہ ہے۔ یہ مسلمانوں کا لباس پہن کر منافقوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ حد سے زیادہ دھوکے باز، جھوٹے، خائن، بدعہد، مکار، اور اپنے پیٹ کے پجاری ہیں۔ ان میں نہ کوئی اخلاقی صفت ہے اور نہ انسانیت کی کوئی خو، جو محض اپنے ذاتی مفاد کے لئے اجتماعی مفاد کو قربان کر رہے ہیں۔ ان کی مثال عبداللہ بن ابی بن سلول جیسی ہے۔ جو ظاہرا مسلمان ہوا تھا لیکن اندر سے بدنیت منافق تھا۔ اس منافق کے مقابلے میں کافر بہر حال ایک حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو دھوکا نہیں دے گا۔ جس بات کو اختیار کرے گا اس کے لئے اپنی جان بھی داؤ پر لگادے گا۔ بات ان منافقوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔

دفتروں میں کرسیوں پر بیٹھ کر حکومت کے عہدوں سے مسلح یہ مہذب ڈاکو رشوت، خرد برد اور سود سے اپنے پیٹ جہنم کی آگ سے بھر رہے ہیں۔ عوام کو ہر نعمت سے محروم کر کے خود خوب داد عیش دے رہے ہیں۔ مرکزی مناصب اور عہدوں پر بیٹھ کر پورے معاشرے کو انہوں نے جام کر دیا ہے۔ غریب عوام کی خون پسینے کی کمائی کھاتے ہیں۔

ہسپتالوں کے اندر علاج کے بہانے سے بیٹھنے والے صحت کے ڈاکو بڑی ہشیاری اور تیزی سے پیسہ کمار ہے ہیں۔ جعلی دوائیاں، ناقص علاج، دواؤں میں ملاوٹ، سرکاری ہسپتالوں میں ڈیوٹی کے دوران علاج نہ کرنا، اوور ٹائم میں اپنا کلینک کھول کر غریب کا خون نچوڑنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

علمی دنیا کے مسلح ڈاکو تعلیمی اداروں میں حسب طاقت اپنی من مانی کرتے ہیں۔ اقرباپروری اور رشوت و ناجائز سفارش کے ذریعے نااہل اساتذہ بھرتی کرتے ہیں۔ ایسا مدرس درسی کتاب پر محنت نہیں کرتا بلکہ خود بازار سے گائیڈ خرید کر اسی کے مطابق غلط پڑھاتا ہے۔ پھر طلباء کو بھی گائیڈ سے استفادے کا حکم دیتا ہے۔

اسی طرح آپس کی دشمنوں کا تعلیمی اداروں میں انتقام لے کر معصوم طلباء کے مستقبل کو برباد کرنا، بغیر مطالعے کے پڑھا کر ''ضلوا وأضلوا'' کے مصداق بننا، نصاب کو ادھورا چھوڑ کر طلباء کے لئے امتحانات میں مصیبت کھڑی کرنا، قومی تعصب و مذہب پرستی میں آکر نالائق اساتذہ کی تقرری، یہ ساری کارروائیاں خطرناک ترین ڈاکے ہیں، کیونکہ یہ علم کی روشنی کو بجھا کر جہالت کو عام کر رہے ہیں۔ میدان تجارت کے اندر بھی ڈاکو ملاوٹ کرتے ہیں۔ ایک چیز دکھا کر دوسری چیز دیتے ہیں، ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں، جب مال لیتے ہیں تو ٹھیک تول لیتے ہیں اور جب بیچتے ہیں تو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔

سنت رسول ﷺ اپنے چہرے پر سجا کر منبر و محراب پر بیٹھ کر قال اللہ و قال الرسول ﷺ کی آوازیں بلند کرنے والے، چڑ چڑی طبیعت، منہ میں ناگ سے زیادہ زہریلی زبان رکھنے والے، انا و لاغیری (ہمچو من دیگرے نیست) کے نعرے لگا کر خود کو حق اور دوسروں کو ناحق ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ علمائے سوء بصورت رہبران دین بسیرت ڈاکو قوم کی بنیاد میں نقب زنی کر رہے ہیں۔ اسلام تو ہمیں اخوت و بھائی چارے کا سبق دیتا ہے۔ یہ پاسداران اسلام دونوں ہاتھوں سے اس سرمایہ محبت کو لوٹ رہے ہیں۔ بڑی مکاری سے سادہ لوح اور بے گناہ مسلمانوں کو اپنے ہوس کا نشانہ بناتے ہیں۔ اور اپنے کو مسلمان، مومن بلکہ مولانا صاحب کہلاتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے۔ یہ اپنے آپ کو تو مسلمان کہلوا کر لوگوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں، لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پاس مسلمان و مومن کی جو کسوٹی ہے اس کے موافق نہیں آسکتے رسول